غزہ امن معاہدے میں کیا ہے؟

۲۶ اگست ۲۰۱۴ء کی رائٹرز (Reuters) کی رپورٹ کے مطابق:

اسرائیل اور فلسطینیوں کے درمیان قاہرہ میں کئی ہفتے تک جاری رہنے والے بالواسطہ مذاکرات میں جن امور پر مفاہمت ہوئی ہے، وہ درج ذیل ہیں۔

مفاہمت کے حصے کے طور پر، فریقین نے اس بات پر بھی اتفاق کیا ہے کہ زیادہ پیچیدہ مسائل پر بات چیت کے لیے بالواسطہ مذاکرات ایک ماہ کے اندر شروع ہوں گے، ان پیچیدہ مسائل میں فلسطینی قیدیوں کی رہائی اور غزہ کے لیے ایک بندرگاہ کے مطالبات شامل ہیں۔

فوری اقدامات

- حماس اور غزہ کے دیگر عسکری گروہوں نے آمادگی ظاہر کی ہے کہ وہ اسرائیل پر راکٹ اور مارٹر فائر روک دیں گے۔
- اسرائیل تمام فوجی اقدامات، بشمول ہوائی حملے اور زمینی آپریشن، روک دے گا۔
- اسرائیل نے غزہ کے ساتھ مزید سرحدی راستے کھولنے پر آمادگی ظاہر کی ہے تاکہ اشیاء کی آمدورفت میں آسانی ہو، جس میں انسانی بنیاد پر امداد اور تعمیرِ نو کے سامان کی ضروریات شامل ہیں جو ساحلی راستوں تک پہنچ سکیں۔

- ایک الگ باہمی معاہدے میں مصر بھی غزہ کے ساتھ اپنی ۱۴ کلومیٹر (۸ میل) سرحد کو رفح کے مقام پر کھول دے گا۔
- توقع کی جاتی ہے کہ صدر محمود عباس کی سربراہی میں فلسطینی اتھارٹی حماس سے غزہ کی سرحدوں کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لے گی۔ اسرائیل اور مصر امید رکھتے ہیں کہ یہ امر یقینی بنایا جائے گا کہ ہتھیار، بارودی مواد اور کوئی بھی ''دوہرے استعمال'' کی اشیاء غزہ کے اندر نہ جا پائیں۔
- فلسطینی اتھارٹی تعمیر نو کے مرحلے میں ارتباط پیدا کرنے کے کام میں قائدانہ کردار ادا کرے گی جن میں امداد دینے والے عالمی اداروں بشمول یورپی یونین سے معاملات شامل ہیں۔
- اسرائیل سے توقع کی جاتی ہے کہ اگر عارضی جنگ بندی برقرار رہے تو وہ غزہ کے اندر حفاظتی بفرزون کو تنگ کرے اور اس کی چوڑائی تین سو میٹر سے کم کر کے ایک سو میٹر کر دے۔ اس سے فلسطینیوں کو سرحد کے قریب زیادہ زمین پر کاشتکاری کی سہولت میسر آ جائے گی۔
- اسرائیل غزہ کے ساحل پر مچھلیاں پکڑنے کی حدود کو موجودہ تین میل سے بڑھا کر چھے میل تک کر دے گا، اگر عارضی جنگ بندی برقرار رہتی ہے تو وہ بتدریج ان حدود میں اضافہ کرے گا۔ فلسطینی اسے مکمل بارہ میل تک واپس لانا چاہتے ہیں۔

طویل المیعاد مسائل جن پر بات چیت ہوگی

- حماس یہ چاہتی ہے کہ اسرائیل ان سیکڑوں قیدیوں کو رہا کرے جنہیں جون میں تین یہودی مذہبی طالب علموں کی ہلاکت کے بعد مغربی کنارے میں گرفتار کیا گیا تھا۔ یہ حملہ جنگ کا باعث بنا۔ حماس نے ابتداء میں قتل کی اس کارروائی میں ملوث ہونے سے انکار کیا تھا لیکن حماس کے بیرونِ ملک پناہ گزین ایک سینئر رہنما نے ترکی میں گزشتہ ہفتہ اس کارروائی کا اقرار کیا تھا۔

- اسرائیل یہ چاہتا ہے کہ حماس اور غزہ میں موجود دیگر عسکری گروہ جنگ میں مارے گئے اسرائیلی فوجیوں کے جسمانی اعضاء اور ان سے متعلق اشیاء اس کے حوالے کر دیں۔
- حماس چاہتی ہے کہ غزہ میں ایک بحری بندرگاہ کی تعمیر ہو تا کہ اشیاء اور لوگ اس جگہ آسانی سے آ اور جا سکیں۔ اسرائیل اس منصوبے کو مسترد کرتا چلا آ رہا ہے، تاہم اب اس جانب پیش قدمی ممکن ہے، اگر مکمل سکیورٹی کی ضمانتیں دی جائیں۔
- حماس منجمد فنڈز کو کھلوانا چاہتی ہے تا کہ چالیس ہزار سے زیادہ پولیس اور حکومتی اہلکاروں کو ان کی گزشتہ سال کے آخر سے رکی ہوئی تنخواہیں ادا کی جا سکیں۔
- فلسطینی غزہ میں موجود یاسر عرفات انٹرنیشنل ایئرپورٹ کی تعمیر نو چاہتے ہیں۔ اس ایئرپورٹ کا افتتاح ۱۹۹۸ء میں ہوا تھا مگر ۲۰۰۰ء میں اسرائیل کی بمباری کے بعد اسے بند کر دیا گیا تھا۔

(رپورٹ: ندال المغربی اور لیوک بیکر)

Source: www.huffingtonpost.com/2014/08/26/gaza.peace-deal-n-5717585.html